

سجدہ سہو واجب ہوا لیکن کرنا بھول گیا، تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

زید نے ظہر کی چار سنتیں پڑھیں، جن میں سجدہ واجب ہو گیا تھا، لیکن سجدہ سہو کرنا بھول گیا، پھر اس کے بعد چار فرض کی نیت کر لی اور قیام میں ہی اسے یاد آ گیا کہ اس پر سجدہ سہو واجب تھا، تو اب سجدہ سہو کب کرے؟

جواب

صورت مسئلہ میں جب اگلی نماز شروع کر دی، تو اب پچھلی نماز (سنتوں) کے سجدہ سہو کا محل ختم ہو گیا، لہذا اب سجدہ سہو نہیں ہو سکتا، بلکہ اس (سنتوں) کا اعادہ واجب ہے۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ:

نماز میں اگر سجدہ سہو واجب ہو جائے، اور سہو ہونا یاد نہ رہے، اور سلام پھیر دے، تو فقط سلام پھیرنے سے سجدہ سہو ساقط نہیں ہوتا، بلکہ جب بنا کے منافی کوئی فعل پایا جائے، تو پھر سجدہ سہو ساقط ہوتا ہے، اور اگلی نماز شروع کر دینا یہ بھی بنا کے منافی فعل ہے، لہذا پوچھی گئی صورت میں آپ نے سنتیں مکمل کرنے کے بعد فرائض کی نیت کے ساتھ تحریمہ باندھ لی، تو اب سجدہ سہو کا محل نہ رہا، اب ان سنتوں کا اعادہ کرنا واجب ہو گا۔ رد المحتار میں ہے ”ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدا، الا اذا فعل فعلا يمنعه من البناء بان تكلم او فقهه او احدث عمدا او خرج من المسجد او صرف وجهه عن القبلة وهو ذا كرله، لانه فات محله وهو تحريم الصلاة“ ترجمہ: سلام پھیرنے سے سجدہ سہو ساقط نہیں ہوتا، اگرچہ جان بوجھ کر سلام پھیرا ہو، ہاں جب سلام کے بعد ایسا کوئی فعل کیا جو نماز کی بنا کے منافی ہو مثلاً بات چیت کر لی ہو، یا قہقہہ لگایا ہو یا جان بوجھ کر حدیث طاری کیا ہو یا مسجد سے نکل گیا ہو یا سجدہ سہو یاد ہوتے ہوئے قبلہ سے چہرہ کو پھیر لیا ہو تو پھر سجدہ سہو نہیں کر سکتا، کیونکہ ان صورتوں میں سجدہ سہو کا محل فوت ہو گیا، اور وہ محل تحریمہ نماز ہے۔ (رد المحتار، جلد 2، صفحہ 674، مطبوعہ: کوئٹہ)

حاشیہ شبلی علی تبیین الحقائق میں ہے ”فكل ما يقطع البناء يقطع التكبير وكل ما لا يقطع البناء لا يسقط التكبير فإذا تكلم بعد السلام أو ضحك ففقهه أو أحدث عمدا أو شرع في صلاة أخرى أو أعرض عن القبلة، وهو ذا كرل للتكبير أو خرج عن المسجد، وهو ساء عنه أو أكل أو شرب أو اشتغل بعمل كثير فهذه الأشياء تقطع البناء وتسقط التكبير“ ترجمہ: ہر وہ عمل جو بنا کو قطع کرے، وہ تکبیر کو بھی قطع کر دیتا ہے اور ہر وہ عمل جو بنا کو قطع نہیں کرتا، وہ تکبیر کو بھی ساقط نہیں کرتا، تو جب کوئی سلام کے بعد کلام کرے، یا قہقہہ لگائے یا جان بوجھ کر وضو توڑے یا کوئی اور نماز شروع کر دے یا قبلہ سے پھر جائے حالانکہ اسے تکبیر کہنا یاد ہو، اور بھولے سے مسجد سے نکل جائے، یا کھائے یا پیئے یا عمل کثیر میں مشغول ہو جائے، تو یہ تمام چیزیں بنا قطع کرتیں اور تکبیر کو ساقط کر دیتی ہیں۔ (حاشیہ شبلی علی تبیین الحقائق، کتاب الصلاة، ج 1، ص 227، مطبوعہ: قاہرہ)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”جس پر سجدہ سہو واجب ہے، اگر سہو ہو نایاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدہ سہو کر لے، لہذا جب تک کلام یا حدث عمد یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ سہو کر لے۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 717، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

در مختار میں ہے ”تعداد وجوباً فی العمد والسہوان لم یسجد“ ترجمہ: نماز کا کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑا تو نماز واجب الاعادہ ہے اور اگر بھولے سے رہ گیا لیکن سجدہ سہو نہ کیا تو بھی واجب الاعادہ ہے۔ (رد المحتار مع الدر المختار، جلد 2، صفحہ 181، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4651

تاریخ اجراء: 26 رجب المرجب 1447ھ / 16 جنوری 2026ء

 Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)		
 www.fatwaqa.com	 daruliftaahlesunnat	 DaruliftaAhlesunnat
 Dar-ul-ifta AhleSunnat	 feedback@daruliftaahlesunnat.net	